قرآنی تراجم میں مجازی معنی کی ناکافی تشریح: منتخب آیات کے پکھتال اور آربیری کے تراجم کا تقابلی جائزہ

INSUFFICIENT INTERPRETATION OF METAPHOR IN THE QURANIC TRANSLATION: A COMPARATIVE STUDY OF SELECTED VERSES' TRANSLATIONS BY PICKTHALL AND ARBERRY

ڈاکٹر لبنیٰ فرح *

Abstract:

Quranic verses are full of metaphoric phrases and compound metaphors which can be said to be the biggest challenge for its translators to the other languages. There is no doubt that a number of renown Western scholars and orientalists have translated Quran in different languages including English but keeping in view the cultural and religious difference, usually even renown translators and scholars like Pickthall and Arberry seem unable to totally apprehend and transfer the intended meaning of the Arabic metaphors of Quran. In this article, it has been tried to discuss and highlight the impact of this deficiency of Western scholars and untranslatability of Arabic metaphor into English without proper command and in-depth knowledge of the Arabic language. The methodology is based on the basic theories of Translation Studies in this regard, especially presented by Peter New Mark and Eugene Nida i.e. literal translation, semantic translation, equivalence, domestication and foreignization.

Keywords: Metaphor, Quranic Translation, Pickthall, Arberry, Translation Studies

تعارف:

مجاز علم بیان وبلاغت کی ایک اصطلاح ہے جس سے مراد وہ کلمہ وترکیب ہے جس کا اصل معنی ومفہوم فورا سمجھ نہ آئے بلکہ جو ظاہری الفاظ کے پیچھے چھپا ہو اور اس کا ادراک متن کے اہل زبان یا ماہرین کو سب سے پہلے ہوتا ہے۔ تاہم مجاز ہماری روزمرہ زندگی اور گفتگو کا جزو لازم بن چکا ہے۔ خصوصا عربوں کی لسانی فصاحت وبلاغت کی تو تاریخ گواہ ہے جس کو ان کی غیر معمولی یاداشت نے مزید جلا بخشی حتی کہ وہ اپنے علاوہ دوسری اقوام کو عجمی (گونگا اور

*اسسٹنٹ پروفیسر، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔پاکستان lubnafarah@gmail.com

وحشی) گردانتے تھے۔ پھر دین اسلام کے ظہور اور عہد نبوی سے عہد عباسی تک پھیلے دور میں جوں جوں سلطنت اسلامی وسیع تر ہوتی گئی تو نہ صرف عربی نے اپنی فصاحت وبلاغت کا مفتوح اقوام کو گرویدہ کیا بلکہ زیر تسلط آنے والی گوناگوں تہذیبوں کے علوم سے بھرپور مستفید ہوتے ہوئے اپنے بیان وذخیرۂ الفاظ کے دامن کو مزید وسیع کیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری وساری ہے۔

یہ کہنا بجانہ ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول نہ صرف تاریخ عالم بلکہ خصوصاً عربی زبان وادب میں لسانیات کے ان گنت نئے افق کھلنے کا موجب بنا۔ جوں جوں قرآن پاک کو سمجھنے اور اس کی تشریح وتفسیر کی ضرورت بڑھی، اسی طرح جدید علوم وجود میں آتے گئے اور خاص طور پر جب قرآن مجید کا دوسری زبانوں میں ترجمہ شروع ہوا تو آسمانی وحی کے لاتعداد رموز واسرار انسانی عقل ودانش کو مہمیز کرنے لگے اور ہر مفسر ومترجم نے اپنے علم وبصیرت کے مطابق قرآنی مجازات کا ترجمہ وتشریح کی۔ اسی وجہ سے قرآن کے کسی زبان میں کئے گئے مختلف تراجم میں ایک ہی قرآنی اصطلاح، جملے، کنایہ اور مجاز کا مختلف ترجمہ ملے گا۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مجاز کو قرآن پاک میں اللہ تعالی جل جلالہ نے بکثرت استعمال کیا ہے جس کا مقصد فصاحت وبلاغت کے ساتھ ساتھ انسان کو غور وفکر اور دینی، سماجی وتہذیبی حدود کو کشادہ کرنے پر مسلسل ترغیب دینا ہے۔

زیر نظر مقالہ میں قرآن پاک کی مختلف سورتوں سے منتخب شدہ آیات پر برطانوی مترجم محمد مارماڈیوک پکتھال(Muhammad Marmaduke Pickthall)(1875ء-1936ء)(جو مسیحیت سے اسلام قبول کر چکا تھا) اور برطانوی مستشرق آرتھر جان آربیری(Arthur John Arberry)(1905ء-1969ء) کے بالترتیب 1930ء اور 1955ء میں شائع ہونے والے انگلش تراجم کی روشنی میں بحث کی گئی ہے اور دونوں تراجم کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے ان برطانوی مترجمین کی خاص طور پر مذکورہ قرآنی آیات میں شامل گوناگوں مجازات کا ترجمہ کرنے کی صلاحیت پر تبصرہ کیا گیا ہے کہ آیا انہوں نے مجازات کا صرف لفظی ترجمہ کیا ہے یا ان کے ضمنی ومخفی وعقلی معانی ومفہوم کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے۔

تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ قرآن پاک میں مجازی معنی کے حوالے سے تین رائے موجود ہیں:

1- پہلی رائے یہ ہے کہ مجاز نہ تو قرآن کریم میں ہے اور نہ ہی عربی زبان میں۔

2- دوسری رائے کے مطابق قرآن میں مجاز نہیں ہے البتہ عربی زبان میں مجاز موجود ہے۔

3- جبکہ تیسری رائے کے پیروکاروں کا ماننا ہے کہ مجاز قرآن پاک اور عربی زبان دونوں میں ملتا ہے۔

جہاں تک پکتھال اور آربیری کی اس بارے میں رائے کا تعلق ہے تو اول الذکر اپنے دیباچے میں لکھتا ہے کہ "یہ

کتاب قرآن (پڑھنا) ہے۔ اس کی بیشتر آیات کے واضح معانی ہیں۔ کچھ کو دوسری آیات سے ملا کر سمجھنا پڑتا ہے اور کچھ کی تشریح خود نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے الفاظ، اعمال اور خاموش رضامندی سے کی جسے مجموعی طور پر سنت (روایت) کہا جاتا ہے [1] "۔ اسی طرح آربیری اپنے ترجمہ کے دیباچے میں لکھتا ہے: "موجود تالیف کو (The Koran Interpreted) کہنے کا انتخاب کرتے ہوئے میں نے مسلمانوں کے اس روایتی نقطہ نظر کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے، جس سے پکتھال بھی بہت حد تک آگاہ تھا، کہ قرآن ناقابل ترجمہ ہے... مختصر یہ کہ قرآن کی عربی کی بلاغت اور آہنگ اتنے یکتا، اتنے مضبوط، اتنے زیادہ جذبات انگیز ہیں کہ کوئی بھی نسخہ جو عمومی چیزوں کی فطرت کے مطابق لکھا جائے گا وہ اصل کی زرق برق شان وشوکت کی صرف ایک بیکار نقل ہی ہوگی [2]"؛ یعنی دونوں مترجمین اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ کہ قرآنی کریم کے معانی ومفاہیم کو بلاواسطہ سمجھنا انسانی استعداد سے باہر ہے اور جب بھی اس کے ترجمہ کی کوشش کی گئی تو حتی کہ غیر مسلم مترجمین کو بھی اپنے ارد گرد پھیلے تعصب کے باوجود اس کتاب الٰہی کی بلاغت کا معترف ہونا پڑا۔

تحقیق کا طریقہ کار:

اس تحقیق کا طریقہ کار وصفی اور تقابلی ہوگا اور مجاز وحقیقت کے بارے میں مذکورہ آراء میں سے تیسری کو پیش نظر رکھتے ہوئے منتخب شدہ آیات کریمہ میں شامل مختلف مجازات کے انگریزی ترجمہ کو عربی زبان کے صرفی ونحوی قواعد کے ساتھ ساتھ ماخذی زبان کے ثقافتی تناظر میں بھی دیکھا جائے گا کیونکہ قرآن کریم ساری انسانیت کے لئے منبع ہدایت ہے اور اس کے رموز واسرار پر غور وفکر واقعی انسان کو ظلمت سے نور کی طرف لے جاتا ہے۔

نظریاتی اساس:

اس مقالہ کی نظریاتی اساس علم دراسات ترجمہ کے مختلف سرخیل نظریہ دانوں خصوصا پیٹر نیومارک اور یوجین نائیڈا کے ترجمہ کے حوالے سے پیش کردہ بنیادی نظریات پر رکھی گئی ہے جو لفظی، معنوی، بامحاورہ اور ترجمہ وثقافت کے مابین تعلق کے گرد گھومتے ہیں۔ پیٹر نیومارک استعارہ کے ترجمہ کے حوالے سے اپنی معروف کتاب (A Textbook of Translation) میں کہتا ہے:

"درحالیکہ ترجمہ کی بنیادی مشکل کسی متن کے لئے ایک مناسب طریقہ کار کا انتخاب کرنا ہے تاہم کسی متن کا ترجمہ کرنے کے لیے سب سے اہم مسئلہ استعاروں کو ترجمہ کرنا ہے۔ استعارہ سے مراد کوئی بھی تخیلاتی ومجازی تعبیر ہے... استعارہ کا مقصد بنیادی طور پر دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے: اس کے حوالہ جاتی مقصد سے مراد کسی ذہنی عمل یا

حالت، تصور، شخص، شے، خوبی یا عمل کو لفظی یا مادی زبان میں ممکنہ حد تک جامع اور مختصر بیان کرنا؛ جبکہ اس کا حقیقت پسندانہ مقصد کسی خاص زمانے کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسانی حواس خمسہ کو متوجہ کرنا، دلچسپی لینا، تفصیلی وضاحت کرنا، خوش ہونا، خوش کرنا اور حیران کرنا ہو سکتا ہے۔ پہلا مقصد علمی ہے اور دوسرا اجمالیاتی جبکہ ایک اچھے استعارے میں دونوں مقاصد مواد اور شکل کی مانند باہم جڑے (اور متوازی) ہوتے ہیں"[3]

مجاز کی تعریف اور اقسام:

مجاز عقلی: اس سے مراد کسی فعل کا کسی اسناد کے ذریعے دوسرا ظاہر مفہوم مراد لینا ہے اور یہ اسناد کسی فاعل یا مفعول سے بھی لیا جا سکتا ہے لہذا اسے مجاز عقلی کے علاوہ مجاز حکمی اور مجاز اسنادی بھی کہا جاتا ہے جبکہ اس کا بنیادی تعلق مکانی، زمانی، مصدری، سببی، فاعلی اور مفعولی ہو سکتا ہے۔

مجاز لغوی: اس سے مراد وہ کلمہ ہے جس کا ایک معروف اور ظاہری معنی اور دوسرا مجازی واستعاری مفہوم ہوتا ہے۔ جیسے مثال کے طور پر شیر سے مراد ایک حیوان بھی ہے اور جری و بہادر بھی۔ اس کے علاوہ مجاز لغوی کی دو مزید فرعی اقسام ہیں:

- مجاز مرسل: وہ کلمہ جس کے لغوی و مجازی معنی میں غیر مشابہ تعلق ہو۔
- استعارہ: وہ کلمہ جس کے لغوی و مجازی مفہوم میں مشابہت کا تعلق ہو۔[4]

منتخب شدہ آیات کے انگلش ترجمہ کی روشنی میں تقابلی جائزہ(5)(6)(7)(8)(9)(10)

آیت کریمہ	انگلش ترجمہ	
	پکتھال[11]	آربری[12]
"اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ"[13]	"Allah (Himself) doth mock them, leaving them to wander blindly on in their contumacy."	"God shall mock them, and shall lead them on blindly wandering in their insolence."
اس آیت میں (طغیان) وہ کلمہ ہے جس کے لغوی معنی (سرکشی، ظلم وبغاوت) کے ہیں اور اس لحاظ سے اس کا ترجمہ (rebellion, tyranny, uprising) ہونا چاہئے مگر مفسرین کے مطابق یہاں اس سے مراد اعمال صالحہ سے روگردانی اور اللہ کے احکام سے بغاوت ہے اس لحاظ سے پکتھال کا ترجمہ (contumacy) زیادہ بہتر دکھائی دیتا ہے۔		
"وارکعوا مع الراکعین"[14]	"and bow your heads	"and bow with those

that bow”	with those who bow (in worship).”	

(ارکعوا) کا لغوی مطلب (تم جھکو) ہے جس کا انگلش میں لفظی ترجمہ (Bow down) بنتا ہے مگر یہاں اس کے مجازی مفہوم سے مراد اللہ تبارک وتعالی کے آگے رکوع کے حالت میں جھکنا ہے تو اس طرح سے پکتھال نے قوسین میں جو (in worship) توضیح کی ہے وہ بے جا دکھائی نہیں دیتی۔

“Then your hearts became hardened thereafter and are like stones, or even yet harder; for there are stones from which rivers come gushing, and others split, so that water issues from them, and others crash down in the fear of God. And God is not heedless of the things you do”	“Then, even after that, your hearts were hardened and became as rocks, or worse than rocks, for hardness. For indeed there are rocks from out which rivers gush, and indeed there are rocks which split asunder so that water floweth from them. And indeed there are rocks which fall down for the fear of Allah. Allah is not unaware of what ye do.”	"ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ"[15]

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے دل کی سختی کو پتھر و چٹان سے تشبیہ دی ہے لہذا اس لحاظ سے (rock) اور (stone) دونوں لفظی ترجمہ ہونے کی باوجود مطلوبہ مفہوم ادا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف (يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ) سے مراد اللہ کے خوف سے سربسجود ہو جانا ہے تو (fall down for the fear of Allah) نسبتا زیادہ بہتر ترجمہ دکھائی دیتا ہے۔

“Then there you are killing one another, and expelling a party of you from their habitations”	“Yet ye it is who slay each other and drive out a party of your people from their home.”	"ثُمَّ أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنكُم مِّن دِيَارِهِمْ"[16]

اگر (تَقْتُلُونَ أَنفُسَكُمْ) کا لفظی ترجمہ کیا جائے تو (you kill yourselves) بنے گا مگر چونکہ فساد فی الارض سے ساری انسانیت متاثر ہوتی ہے اور اور ایک بے گناہ انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے تو اس کا مجازی

<table>
<tr><td colspan="3">معنی (slay each other) کی بجائے (killing one another) زیادہ مناسب ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ"[17]</td><td>“The Originator of the heavens and earth! When He decreeth a thing, He saith unto it only: Be! And it is.”</td><td>“the Creator of the heavens and the earth; and when He decrees a thing, He but says to it ‘Be’, and it is.”</td></tr>
<tr><td colspan="3">(بَدِيعُ) اللہ تعالیٰ کے صفات میں سے ایک صفت ہے جس کا لفظی ترجمہ (inventor) یا (موجد) ہو سکتا ہے مگر چونکہ یہ صفت خالق کائنات سے منسلک ہے تو (The Originator) کی ترکیب مجازی مفہوم کو زیادہ بہتر ادا کر رہی ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا"[18]</td><td>“We have seen the turning of thy face to heaven (for guidance, O Muhammad). And now verily We shall make thee turn (in prayer) toward a qibla which is dear to thee.”</td><td>“We have seen thee turning thy face about in the heaven; now We will surely turn thee to a direction that shall satisfy thee.”</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس آیت کے نزول سے قبل مسلمان بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے اور پھر اس وحی کے بعد مسلمانوں نے اپنا رخ مسجد الحرام (کعبہ) کی طرف موڑ دیا یعنی (تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ) سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب سے مدد و رہنمائی طلب کرنے کی غرض سے آسمان کو دیکھنا ہے تو اس لحاظ سے پکتھال کا ترجمہ (for guidance) کی توضیح کے ساتھ زیادہ مجازی معنی کے زیادہ قریب ہے البتہ یہاں (O Muhammad) کسی حد تک زائد اور اللہ تعالیٰ کے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمومی طرز تخاطب سے متصادم دکھائی دیتا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ</td><td>“Lo! those who hide aught of the Scripture which Allah hath revealed, and purchase a small gain therewith, they eat into their bellies</td><td>“Those who conceal what of the Book God has sent down on them, and sell it for a little price-they shall eat naught but the Fire in</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td>their bellies; God shall not speak to them on the Day of Resurrection neither purify them; there awaits them a painful punishment.”</td><td>nothing else than fire. Allah will not speak to them on the Day of Resurrection, nor will He make them grow. Theirs will be a painful doom.”</td><td>أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ"[19]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(الْكِتَابِ) کا لفظی ترجمہ تو کتاب ہے مگر اس کا مجازی معنی وحی، آسمانی کتاب اور رب کائنات کی طرف سے اہل کتاب کے لئے اتارے گئے احکامات ہیں تو اس لحاظ سے (Scripture) زیادہ مناسب لگتا ہے کیونکہ مغربی دنیا میں اس سے مراد بائبل اور دوسری آسمانی و مقدس کتابیں لی جاتی ہیں۔ تاہم مذکورہ آیت کریمہ میں (يُزَكِّيهِمْ) کا ترجمہ پکتھال نے (make them grow) کیا ہے جو کہ لغوی، معنوی اور سیاق و سباق کے لحاظ سے صریحاً غلط اور نادرست ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“When you divorce women, and they have reached their term, then retain them honourably or set them free honourably”</td><td>“When you have divorced women, and they have reached their term, then retain them in kindness or release them in kindness.”</td><td>"وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ"[20]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(بِمَعْرُوفٍ) کا ترجمہ (honourably) بہ نسبت (in kindness) کے زیادہ بہتر دکھائی دیتا ہے اور عقلی و لغوی مجاز کو زیادہ وضاحت سے بیان کرتا ہے۔ دوسری طرف (سَرِّحُوهُنَّ) کا مفہوم (release them) زیادہ پروقار دکھائی دیتا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“Hast thou not regarded those who went forth from their habitations in their thousands fearful of death”</td><td>“Bethink thee (O Muhammad) of those of old, who went forth from their habitations in their thousands, fearing death.”</td><td>"أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ"[21]</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس آیت کریمہ کا پکتھال کی طرف سے کیا گیا ترجمہ متعدد زائد تراکیب و توضیحات کی وجہ سے سیاق و سباق اور مجازی معنی سے واضح تساہل کرتا نظر آتا ہے البتہ آربیری کافی حد تک لفظی ترجمہ کرنے کے باوجود لغوی و عقلی مجاز کا مفہوم</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="3">قاری تک پہنچانے میں کامیاب ہوا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“and intend not the corrupt of it for your expending; for you would never take it yourselves, except you close an eye on it”</td><td>“and seek not the bad (with intent) to spend thereof (in charity) when ye would not take it for yourselves save with disdain.”</td><td>"وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ"[22]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(تَیَمَّمُوا) کا لفظی ترجمہ (aim at) ہے مگر اس کا مجازی مطلب (intend) اور (seek) سے زیادہ بہتر بیان ہوتا ہے تاہم اس آیت کریمہ کے ترجمہ میں پکتھال نے غیر ضروری حذف واضافہ کیا ہے جیسے مثال کے طور پر (in charity) اور (أَن تُغْمِضُوا فِيهِ) کا ترجمہ (save with disdain) حیران کن اور سیاق وسباق سے بالکل ماوراء دکھائی دے رہا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“Give the orphans their property, and do not exchange the corrupt for the good; and devour not their property with your property; surely that is a great crime.”</td><td>“Give unto orphans their wealth. Exchange not the good for the bad (in your management thereof) nor absorb their wealth into your own wealth. Lo! that would be a great sin.”</td><td>"وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا"[23]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(أَمْوَالَهُمْ) کا لفظی ترجمہ تو (ان کا مال) ہے لیکن اس کا مجازی مفہوم وہ سب کچھ ہے جس کے یتیم شرعی و قانونی وارث ہوں لہٰذا اس کا ترجمہ (wealth) یا (property) سے کسی حد تک مناسب دکھائی دیتا ہے البتہ (fortune) جیسے الفاظ سے زیادہ بہتر کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح (الْخَبِيثَ) کا مجازی ترجمہ (corrupt) سے ادا ہوتا ہے اور (حُوبًا) کا (sin) سے ترجمہ اس کے مجازی معنی کے قریب تر ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“Children of Adam! We have sent down on you a garment to cover your shameful parts, and feathers; and the garment of godfearing – that is better; that is one of God’s signs;</td><td>“O Children of Adam! We have revealed unto you raiment to conceal your shame, and splendid vesture, but the raiment of restraint from evil, that is best. This is of the revelations of Allah, that</td><td>"يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td>haply they will remember”</td><td>they may remember.”</td><td>مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ"[24]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(لباس) سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے انسان اپنا ستر ڈھانپتا ہے اور اس ترجمہ لفظی بھی کیا جا سکتا تھا مگر دونوں مترجمین نے اس کو دو مختلف الفاظ (raiment اور garment) سے ترجمہ کیا ہے جو اتنا مناسب ترجمہ نہیں ہے۔ دوسری طرف (رِيش) کا ترجمہ (splendid vesture) کی بجائے (feathers) زیادہ آسان فہم لگتا ہے۔ اسی آیت کریمہ میں (وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ) ایک مجازی ترکیب ہے جس سے مراد انسان کا خود کو خوف الٰہی سے ڈھانپنا ہے مگر دونوں مترجمین اس ترکیب کا کماحقہ ترجمہ نہیں کر سکے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“the ransoming of slaves, debtors, in God’s way, and the traveller; so God ordains: God is All-Knowing, All-Wise.”</td><td>“and to free the captives and the debtors, and for the cause of Allah, and (for) the wayfarer; a duty imposed by Allah. Allah is Knower, Wise.”</td><td>"وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ"[25]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(الرِّقَابِ) کا لفظی ترجمہ (گردن)(neck) ہے مگر یہاں اس کا مجازی مفہوم غلاموں کو آزاد کروانا ہے، اس لحاظ سے پکتھال کا ترجمہ (to free the captives) مطلوبہ مفہوم کو بہتر طریقے سے ادا کر رہا ہے اور اسی طرح (ابْنِ السَّبِيلِ) سے مراد (مسافر) ہے تو آربیری کا ترجمہ (traveller) مجازی معنی کے زیادہ قریب ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“And there entered the prison with him two youths. Said one of them, ‘I dreamed that I was pressing grapes.”</td><td>“And two young men went to prison with him. One of them said: I dreamed that I was pressing wine.”</td><td>"وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا"[26]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(أَعْصِرُ خَمْرًا) کا مجازی مطلب (میں انگور کا رس نکالتا ہوں) مگر دونوں مترجمین نے اس کا ترجمہ (I was pressing wine) اور (I was pressing grapes) کیا ہے جو اس آیت کریمہ اور اس سورہ مبارکہ میں بیان کئے گئے حضرت یوسف (علیہ السلام) کے قصے میں غیر مناسب تحریف اور کسی حد تک اسرائیلیات سے متاثر ذہنیت کا نتیجہ لگتا ہے جس میں عموما انبیاء کرام (علیہم السلام) کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے ان کی حرمت و بزرگی کا خاطر خواہ خیال نہیں رکھا جاتا۔</td></tr>
</table>

<table>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ"[27]</td><td>“Lo! whoso cometh guilty unto his Lord, verily for him is hell. There he will neither die nor live.”</td><td>“Whosoever comes unto his Lord a sinner, for him awaits Gehenna wherein he shall neither die nor live.”</td></tr>
<tr><td colspan="3">(مُجْرِمًا)کا مجازی لحاظ سے زیادہ قرین قیاس ترجمہ (criminal)ہے اور اسی طرح (جَهَنَّمَ)کا مطلوبہ معنی (hell)سے ادا ہو جاتا ہے لیکن آربیری نے (Gehenna)استعمال کیا ہے جو غیر ضروری تغریب (ماخذی زبان کی طرف رجحان) لگتی ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ"[28]</td><td>“And thou (Muhammad) seest the earth barren, but when We sent down water thereon, it doth thrill and swell and put forth every lovely kind (of growth).”</td><td>“And thou beholdest the earth blackened, then, when We send down water upon it, it quivers, and swells, and puts forth herbs of every joyous kind.”</td></tr>
<tr><td colspan="3">(هَامِدَةً)کے مجازی مفہوم کو(barren)زیادہ بہتر ادا کر رہا ہے اور(اهْتَزَّتْ)کو(it quivers)سے ترجمہ کیا جانا سیاق وسباق کے زیادہ قریب ہے جبکہ (بَهِيجٍ)سے مراد (خوبصورت وخوش گل) ہے اس لئے پکتھال کا ترجمہ (lovely)نسبتاً زیادہ مناسب دکھائی دے رہا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>"وَلَوْ أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِن شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ"[29]</td><td>“And if all the trees in the earth were pens, and the sea, with seven more seas to help it, (were ink), the words of Allah could not be exhausted. Lo! Allah is Mighty, Wise.”</td><td>“Though all the trees in the earth were pens, and the sea-seven seas after it to replenish it, yet would the Words of God not be spent. God is All-mighty, All-wise.”</td></tr>
<tr><td colspan="3">(يَمُدُّهُ مِن بَعْدِهِ)کا مجازی مطلب (مسلسل مدد بہم پہنچاتے) ہے تو اس لحاظ سے(to help it)کی بجائے(to replenish it)مطلوبہ مفہوم ومعلومات کو احسن طریقے سے پیش کرتا ہے اور اسی طرح(مَّا نَفِدَتْ)کا ترجمہ بھی(not be spent)کی نسبت(could not be exhausted)کی ترکیب سے بہتر ادا ہو رہا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td>“He makes the night to enter into the day and makes the day to enter into the night, and He has subjected the sun and the moon, each of them running to a stated term. That is God, your Lord; to Him belongs the Kingdom; and those you call upon, apart from Him, possess not so much as the skin of a datestone.”</td><td>“He maketh the night to pass into the day and He maketh the day to pass into the night. He hath subdued the sun and moon to service. Each runneth unto an appointed term. Such is Allah, your Lord; His is the Sovereignty; and unto whom ye pray instead of Him own not so much as the white spot on a date-stone.”</td><td>"يُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ"[30]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(يُولِجُ) کا لغوی ترجمہ (داخل ہو کر گم ہو جاتا) ہے تو اس لحاظ سے دونوں مترجمین اس کلمہ کے مجازی معنی کماحقہ بیان نہیں کر سکے۔ اسی طرح (وَسَخَّرَ) کا مطلوبہ مفہوم (He hath subdued) اور (He has subjected) اسے مکمل واحسن طور پر مہیا نہیں ہوتا۔ جبکہ (قِطْمِيرٍ) کا مجازی ترجمہ (بہت معمولی شے) ہے جس کا ترجمہ (white spot) یا (skin of a datestone) کی بجائے (very small soft coverage) بھی ہو سکتا تھا۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“It is He who shows you His signs and sends down to you out of heaven provision; yet none remembers but he who repents.”</td><td>“He is who showeth you His portents, and sendeth down for you provision from the sky. None payeth heed save him who turneth (unto Him) repentant.”</td><td>"هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ"[31]</td></tr>
<tr><td colspan="3">(رِزْقًا) کا مجازی مفہوم اللہ تعالی کی عطا کی گئی سب نعمتیں ہیں تو اس لحاظ سے دونوں مترجمین نے (provision) کا کلمہ کافی حد تک ٹھیک استعمال کیا ہے البتہ (السَّمَاءِ) کا ترجمہ (sky) زیادہ مناسب لگ رہا ہے۔</td></tr>
<tr><td colspan="3"></td></tr>
<tr><td>“And We bore him upon a well-planked vessel well-caulked”</td><td>“And We carried him upon a thing of planks and nails.”</td><td>"وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ"[32]</td></tr>
<tr><td colspan="3">اس آیت کریمہ میں مضمر مجازی مفاہیم کو دونوں مترجمین نے کسی حد تک تو پیش کیا ہے مگر (thing of</td></tr>
</table>

(planks and nails) اور (well-planked vessel well-caulked) سے بہتر تراکیب بھی استعمال ہو سکتی تھیں۔

نتائج و سفارشات:

- مجاز اور استعارہ ترجمہ کے مشکل ترین اجزا تصور کیے جاتے ہیں اور ان کا درست ترجمہ متعلقہ زبان کی گرامر کے علاوہ محاورہ پر عبور حاصل کرنے سے ہی کیا جا سکتا ہے۔
- ترجمہ صرف دو زبانوں کے مابین لسانی اور لفظی ردوبدل کا نام نہیں بلکہ اس کے لئے ماخذی اور ہدفی دونوں تہذیبوں سے مناسب واقفیت بھی لازم ہے۔
- اس بات سے انکار نہیں کہ متعدد مغربی مستشرقین اور محققین نے لسانیات اور ترجمہ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں مگر ان کے تراجم اور تصانیف بھی اغلاط اور سہو سے مبرا نہیں۔
- علم دراسات ترجمہ کے نظریات کا اطلاق صرف ادب یا دنیاوی علوم کے تراجم پر نہیں ہوتا بلکہ قرآن پاک اور جملہ مقدس کتب کے عربی زبان سے دوسری زبانوں میں کئے گئے تراجم کا عمیق تجزیہ بھی علم دراسات ترجمہ کی مدد سے کیا جا سکتا ہے۔
- یورپی نشاۃ ثانیہ کی اساس ترجمہ پر تھی اور اسی طرح عباسی دور کا سنہری دور بھی متعدد زبانوں سے کئے گئے متنوع تراجم اور بغداد میں قائم شدہ دار الحکمت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔
- ترجمہ مختلف اقوام اور تہذیبوں کے مابین علم و دانش کی منتقلی کا بنیادی، مؤثر اور صدیوں سے آزمودہ ذریعہ ہے اس لئے پاکستان کی یونیورسٹیوں میں اس کی ترویج عصر حاضر کے جدید تقاضوں کے مطابق کی جانی چاہئے۔
- ترجمہ کو جدید دور میں گرامر سے ماوراء ثقافتی و سماجی آئینے میں بھی دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

[1] The Meaning of the Glorious Koran: Marmaduke Pickthall, Alfred A. Knopp Inc. 1930, Intruduction.

[2] The Koran Interpreted: Arthur J. Arberry, George Allen & Unwin Ltd., London-UK, 1955, Preface.

[3] A Textbook of Translation: Peter Newmark, Prentice Hall, London-UK, 1988, p/104

[4] أسرار البلاغة: عبد القاهر الجرجاني: ص/375

[5] المورد (قاموس عربي-إنكليزي): الدكتور روحي البعلبكي، دار العلم للملايين، بيروت-لبنان، ط/17، مايو 2005م.

[6] المنجد في اللغة: لويس معلوف، المطبعة الكاثوليكية، بيروت-لبنان، ط/19، 2009م.

[7]- Oxford English Dictionary: Oxford University Press, Clarendon Press-UK, 2nd Edition, 2001.

[8]- Cambridge Dictionary: Cambridge University Press, Cambridge-UK, 3rd Edition, 2007.

[9]- Merriam-Webster Dictionary and Thesaurus: Merriam-Webster Inc.-USA, 2014.

[10]- Collins English Dictionary: HarperCollins, Glasgow-UK, 2009.

[11] The Meaning of the Glorious Koran: Marmaduke Pickthall, Alfred A. Knopp Inc. 1930, p/25-553

[12] The Koran Interpreted: Arthur J. Arberry, George Allen & Unwin Ltd., London-UK, 1955, p/3-529

[13] القرآن، سورة البقرة-15

[14] القرآن، سورة البقرة-43

[15] القرآن، سورة البقرة-74

[16] القرآن، سورة البقرة-85

[17] القرآن، سورة البقرة-117

[18] القرآن، سورة البقرة-144

[19] القرآن، سورة البقرة-174

[20] القرآن، سورة البقرة-231

[21] القرآن، سورة البقرة-243

[22] القرآن، سورة البقرة-267

[23] القرآن، سورة النساء-2

[24] القرآن، سورة الأعراف-26

[25] القرآن، سورة التوبة-60

[26] القرآن، سورة يوسف-36

[27] القرآن، سورة طه-74

[28] القرآن، سورۃ الحج-5

[29] القرآن، سورۃ لقمان-27

[30] القرآن، سورۃ فاطر-13

[31] القرآن، سورۃ غافر-13

[32] القرآن، سورۃ القمر-13